احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 28 جون 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

# الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 28 جون 2001ء 5 ربیع الثانی 1422 ہجری- 28 احسان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 143


## احیاء سنت

حضرت عمرو بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا اور لوگ اس پر عمل کرنے لگے تو اس کو بھی عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور دیگر لوگوں کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

(سنن ابن ماجہ کتاب المقدمہ - باب من احیا سنۃ قد امیتت حدیث نمبر 205)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہدایتوں پر قائم ہونے کے لئے تین چیزیں ہیں :

(1) قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھ کر ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں وہ خدا کا کلام ہے وہ شک اور ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔

(2) دوسری سنت اور اس جگہ ہم اہلحدیث کی اصطلاحات سے الگ ہو کر بات کرتے ہیں یعنی ہم حدیث اور سنت کو ایک چیز قرار نہیں دیتے جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق ہے۔ بلکہ حدیث الگ چیز ہے اور سنت الگ چیز۔ سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرتؐ کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے۔ اور ابتداء سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور قدیم سے عادۃ اللہ یہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگوں کی ہدایت کے لئے لاتے ہیں تو اپنے فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں تا اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں۔

(3) تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں کہ جو قصوں کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعوں سے جمع کئے گئے ہیں۔ پس سنت اور حدیث میں مابہ الامتیاز یہ ہے کہ سنت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے جس کو آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے جاری کیا اور وہ یقینی مراتب میں قرآن شریف سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اور جس طرح آنحضرتؐ قرآن شریف کی اشاعت کے لئے مامور تھے ایسا ہی سنت کی اقامت کے لئے بھی مامور تھے۔ پس جیسا کہ قرآن شریف یقینی ہے ایسا ہی سنت معمولہ متواترہ بھی یقینی ہے۔ یہ دونوں خدمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بجا لائے اور دونوں کو اپنا فرض سمجھا۔ مثلاً جب نماز کے لئے حکم ہوا تو آنحضرتؐ نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو اپنے فعل سے کھول کر دکھلا دیا اور عملی رنگ میں ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہیں اور مغرب کی یہ اور باقی نمازوں کے لئے یہ یہ رکعات ہیں۔ ایسا ہی حج کر کے دکھلایا۔ اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزار ہا صحابہ کو اس فعل کا پابند کر کے سلسلہ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا۔ پس عملی نمونہ جو اب تک امت میں تعامل کے رنگ میں مشہود و محسوس ہے اسی کا نام سنت ہے۔ (-) یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثوں کا دنیا میں اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مدت دراز کے بعد جمع کی گئیں تو اسلام کی اصلی تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تھا۔ کیونکہ قرآن اور سلسلہ تعامل نے ان ضرورتوں کو پورا کر دیا تھا۔ تاہم حدیثوں نے اس نور کو زیادہ کیا۔ گویا اسلام نور علیٰ نور ہو گیا اور حدیثیں قرآن وسنت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہو گئیں اور اسلام کے بہت سے فرقے جو بعد میں پیدا ہو گئے ان میں سے سچے فرقے کو احادیث صحیحہ سے بہت فائدہ پہنچا۔

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی - روحانی خزائن جلد 19 ص 209 تا 211)

## آپؐ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا

حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم دن کے پہلے حصہ میں آنحضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک غربت کی ماری ہوئی جماعت آپ کے پاس آئی۔ جو ننگے پاؤں تھے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ بلکہ بعض تو اس سے بھی محروم تھے۔ غربت اور فاقے کے نشان ان کے چہروں اور جسموں پر نمایاں تھے۔ انہوں نے تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں۔ وہ مضر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ آنحضور ﷺ نے جب ان کی فاقہ کشی کی یہ حالت دیکھی تو آپ کا بے حد مہربان اور رحم کرنے والا دل بے قرار ہو گیا۔ آپؐ کا چہرہ ان کے غم سے متغیر ہو گیا آپؐ کبھی گھر داخل ہوتے کبھی باہر آتے۔ گویا آپؐ سخت تکلیف اور بے چینی میں تھے۔ نماز ظہر کا وقت ہوا۔ آپؐ نے بلال ؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی۔ آپؐ نے نماز ظہر پڑھائی اور صحابہؓ سے خطاب فرمایا جس میں قرآن کریم کی کچھ آیات پڑھیں۔ پھر آپؐ نے صدقے کی تلقین کی کہ ہر کوئی اپنی توفیق کے مطابق جو کچھ دے سکتا ہے وہ لے آئے۔ چنانچہ صحابہؓ اپنے گھروں کو لوٹے اور قطار در قطار اپنے اموال لے کر واپس آئے۔ ایک انصاری اتنی بھاری گٹھڑی اٹھائے ہوئے آیا کہ اس کے ہاتھ اسے اٹھانے سے عاجز آرہے تھے۔ الغرض تھوڑے ہی وقت میں کھانے کے اور کپڑوں کے دو ڈھیر لگ گئے۔

آنحضور ﷺ نے جب اپنے وفا شعار صحابہؓ کو اپنے غریب بھائیوں کی بے لوث امداد کرتے ہوئے اور اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دیکھا تو آپ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ سونے کا روشن ٹکڑا بن گیا ہو۔ جس سے نور کے سوتے پھوٹ رہے ہوں۔

پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی نیک سنت جاری کی تو اسے اس کا اجر ملے گا۔ اور ان لوگوں کا اجر بھی ملے گا جو بعد میں اس پر کاربند ہوں گے۔ مگر کسی کا بھی اجر کم نہیں ہوگا۔ اسی طرح جس نے اسلام میں کوئی بری سنت جاری کی تو اسے اس کی سزا ملے گی اور ان لوگوں کی سزا بھی ملے گی جو بعد میں اس پر عمل کریں گے۔ مگر کسی کی سزا کم نہ ہوگی۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الحث علی الصدقۃ)

# عرفانِ حدیث

نمبر 79

مرتبہ: عبدالسمیع خان

## یتیموں اور بیواؤں کا سرپرست

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک دفعہ یہ شعر ابوبکرؓ کے سامنے پڑھا۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ربیع الیتامیٰ عصمۃ للارامل

یعنی وہ سفید نورانی چہرے والا شخص جس کے منہ کا واسطہ دے کر بادل سے بارش مانگی جاتی ہے وہ یتیموں کے لئے موسم بہار اور بیواؤں کی عزت کا محافظ ہے اس پر ابوبکر فوراً بول اٹھے کہ بخدا یہ تو محمد رسول اللہ کا ذکر ہے۔ وہی اس شعر کے مصداق ہیں۔ (مسند احمد حدیث نمبر 26)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

یہ ایک اور حدیث ہے بہت ہی دل لبھانے والی اور دل میں سوز وگداز پیدا کرنے والی حدیث ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ یہ شعر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پڑھے۔

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ ☆ رَبِیْعُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ سفید نورانی چہرے والا شخص جس کے منہ کا واسطہ دے کر بادل سے بارش طلب کی جاتی ہے یتیموں کے لئے موسم بہار اور بیواؤں کی عزت کا محافظ ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے اختیار پکار اٹھے بخدا وہ تو محمد رسول اللہ ہیں، بخدا وہ تو محمدؐ رسول اللہ ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۷ مطبوعہ بیروت)

یہ مرتبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جس کی وجہ سے وہ انگلیوں کے فرق والی بات پیش نظر رکھیں یعنی جود وکرم کا یہ حال تھا کہ اگر بادل کو محمدؐ رسول اللہ کا واسطہ دے کر کہا جائے اس کی طرح جود وکرم کردے اور دل میں سچی محبت ہو محمدؐ رسول اللہ ﷺ کی تو ہرگز بعید نہیں کہ وہ بادل جود وکرم کی بارش برسا دے اور یتامیٰ کے کفیل اور بیواؤں کے والی تھے اور ان کی عزت کی حفاظت کرنے والے۔ یہ ایک بہت ہی اہم پہلو ہے اس حدیث کا جو آپ نے کھول کر بیان کیا ہے کہ بیوگان کے ساتھ حسنِ سلوک ہی نہیں بلکہ ان کی عزت کی حفاظت کرنے والے تھے۔

کئی لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم فلاں بیوہ کی خدمت کریں۔ میں ان کو کہتا ہوں کہ آپ کو اجازت نہیں ہے کیونکہ اس بیوہ کی اگر خدمت کرنی ہے تو جماعت کی معرفت کریں، اس خدمت کے بہانے آپ کا ایک جوان عورت جو بیوہ ہو گئی ہو اس کے گھر میں آنا جانا مناسب نہیں، جائز نہیں ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں کئی قسم کی قباحتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ پس اس پہلو سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق جو حضرت عائشہؓ کا بیان ہے وہ صرف یہ نہیں کہ بیواؤں کی خدمت کرتے تھے، بیوگان کی عزت کے محافظ تھے، دوسروں سے بھی بیوگان کی حفاظت کروایا کرتے تھے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے سنن ابن ماجہ میں درج ہے۔ (-) کہ اے اللہ تو گواہ رہ کہ میں دو ناتواں یعنی یتیم اور عورت کے حقوق دبانے کو حرام قرار دے رہا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب باب حق الیتیم) اب یہاں عورت میں ایک عام لفظ ہے عورت کا جو ہر عورت پر اطلاق پاتا ہے کیونکہ عورت میں بھی ایک ضعف پایا جاتا ہے مگر بعض شرح لکھنے والوں نے یہاں بیوہ کا لفظ بیچ میں زائد کر دیا ہے یعنی ترجمے میں۔ وہ کہتے ہیں بیوہ عورتیں مراد ہیں۔ مگر میرے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کو کھلا رکھا تھا اور یہ جو تشریحیں کرنے والے ہیں ان کا کوئی حق نہیں کہ اس کو تنگ کر دیں۔ عورت کے اندر ایک نازک صنف ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے یعنی اس کو کہتے ہی صنفِ نازک ہیں اور اس پہلو سے اس میں کئی قسم کے احتمالات ہوتے ہیں کہ اس کی اس کمزوری سے جو دراصل اس کا حسن ہے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو فرمایا وہ خدا کو گواہ رکھ کر فرمایا ہے۔ مطلب ہے جو کام میرے سپرد کئے گئے ہیں وہ سارے میں نے ادا کر دئے ہیں۔ میں اس حال میں تیرے پاس نہیں لوٹوں گا کہ کوئی کہہ سکے کہ میں نے اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کیں اور کسی کے کہنے سے مجھے کیا غرض۔ اے اللہ تو گواہ ہے، تو جانتا ہے کہ دنیا سے واپس جانے سے پہلے میں تیرے احکامات کی تمام ذمہ داریوں کو ادا کر رہا ہوں۔ وہ جو عہد والی حدیث تھی اس کا یہی معنیٰ ہے کہ ایک عہد جو خدا نے بندوں سے باندھا وہ سب سے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے باندھا اور اس عہد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرح کسی نے بھی پورا نہیں کیا۔ آپ کے پورا کرنے کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچتا۔ مگر ایک قریب آنے کی کوشش تو ہے نا وہ تو سب کر سکتے ہیں اور جو بھی یہ کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے گا۔

روزنامہ الفضل ربوہ- 29- اپریل 99ء

## نصرت الٰہی

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

# بدظنی اور غیبت

## حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

عبدالحق صاحب

## خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کرو

انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنے سے بچے کیونکہ اس کا انجام آخر میں تباہی ہوا کرتا ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (حم السجدۃ:24) اس لئے سمجھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنا اصل میں بے ایمانی کا بیج بونا ہے جس کا نتیجہ آخر کار ہلاکت ہوا کرتا ہے۔ جب کبھی خدا تعالیٰ کسی کو اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے تو جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 412)

## اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو

شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں مومن کی مدد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں میدان میں تیرے ساتھ ہوں وہ اس کے لیے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے۔ وہ مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اس کے وعدے ٹلنے کے نہیں تو وہ اس پر جان فدا کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 36-35)

## محبت اپنے ظن کی نسبت سے ہوتی ہے

جب تک انسان ادنیٰ حالت میں ہوتا ہے اس کے خیالات بھی ادنیٰ ہی ہوتے ہیں اور جس قدر معرفت میں گرا ہوا ہوتا ہے اسی قدر محبت میں کمی ہوتی ہے معرفت سے حسن ظن پیدا ہوتا ہے۔ ہر شخص میں محبت اپنے ظن کی نسبت سے ہوتی ہے۔ انا عند ظن عبدی بی سے یہی تعلیم ملتی ہے۔ صادق عاشق جو ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن رکھتا ہے کہ وہ اس کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ خدا تعالیٰ تو وفاداری کرنا پسند کرتا ہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ انسان صدق دکھلاوے اور اس پر ظن نیک رکھے تا کہ وہ بھی وفا دکھلائے مگر یہ لوگ کب اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ یہ تو اپنی ہوا و ہوس کے بتوں کے آگے جھکے رہتے ہیں اور ان کی نظر دنیا تک ہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کریم و رحیم نہیں سمجھتے۔ اس کے وعدوں پر ذرہ ایمان نہیں رکھتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان رکھتے کہ وہ کریم و رحیم ہے تو وہ بھی ان پر رحمت اور وفا کے ثبوت نازل کرتا

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 35)

## خدا تعالیٰ پر بدظنی کے نتائج

یہ بدخیالی، یہ غفلت اور خود رفتگی کیوں پیدا ہوئی ہے؟ اس کی جڑ بھی وہی خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس کو صادق یقین نہیں کیا۔ انسان کی عادت ہے کہ جس کام پر اس کی آنکھ کھل جاوے اور کسی امر کو یہ اپنے لئے مفید سمجھ لے وہی کرتا ہے۔ ایک تاجر کو معلوم ہو جاوے کہ فلاں ملک میں اگر اس کا مال جاوے تو اسے اس قدر فائدہ ہوگا تو ضرور اپنا مال وہیں لے جائے گا۔ ایسا ہی ایک زمیندار اور دوسرے اہل حرفہ کرتے ہیں۔ اسی طرح پر اگر انسان کی آنکھ کھل جاوے اور عاقبت کا فکر اسے دامنگیر ہو اور وہ ایک یقین اپنے اندر پیدا کرلے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہونا ہے تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ظاہر فرمایا ہے کہ اگر مجھ پر نیک ظن ہوتا تو مشکل کیا تھا؟ کیا پانچ وقت نماز پڑھنا مشکل تھا؟ ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ کا خوف جب غالب ہو تو آدمی کیسا ہی مصروف ہو۔ اسے چھوڑ کر بھی ادا کر سکتا ہے۔ اس وقت ہم سب یہاں بیٹھے ہیں اور ایک کام میں مصروف ہیں۔ لیکن خدانخواستہ اس وقت زلزلہ آجاوے تو ہم میں سے کوئی یہاں رہ سکتا ہے؟ سب کے سب لوگ بھاگ جاویں یہاں تک کہ مریض اور ضعیف بھی دوڑ پڑیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خوف کے ساتھ ایک قوت آتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ ہوتی تو طاقت آجاتی اور اس کے احکام کی تعمیل کے لئے ایک جوش اور اضطراب پیدا ہو جاتا۔

غرض بدظنی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جو نیک ظنی سے خدا تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لاویں تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان ہو تو پھر کیا ہے جو نہیں ہو سکتا۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں گناہ کیونکر چھوٹ سکتا ہے۔ یہ باتیں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کامل ایمان نہیں ہوتا۔ چونکہ اس کوچہ سے نامحرم ہوتے ہیں اس لئے ایسے اوہام طبیعت میں پیدا ہوتے ہیں۔ مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس نے نطفہ سے انسان کو بنایا ہے وہ اس انسان کو ہر قسم کے پاک تغیرات کی توفیق عطا کر سکتا ہے۔ اور کرتا ہے۔ ہاں ضرورت ہے طلبگار دل کی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 459)

## گناہوں کی جڑ۔ بدظنی

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ جب گنہگار لوگ جہنم میں ڈالے جاویں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارا ایک ہی گناہ بہت بڑا ہے کہ تم نے خدا پر بدظنی کی۔ اگر بدظنی نہ کرتے تو کامل اور مومن بن کر آتے حقیقت میں یہ بڑا گناہ ہے۔ جو انسان اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاوے۔ باقی جس قدر گناہ ہیں وہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 459)

## دوزخ کے سات دروازے

چند روز سے جو مستورات میں وعظ کا سلسلہ جاری ہے ایک روز یہ ذکر آگیا کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں اور بہشت کے آٹھ۔ اس کا کیا سر ہے تو یک دفعہ ہی میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ اصول جرائم بھی سات ہی ہیں اور نیکیوں کے اصول بھی سات۔ بہشت کا جو آٹھواں دروازہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کا دروازہ ہے۔

دوزخ کے سات دروازوں کے جو اصول جرائم سات ہیں ان میں سے ایک بدظنی ہے۔ بدظنی کے ذریعہ بھی انسان ہلاک ہوتا ہے اور تمام باطل پرست بدظنی سے گمراہ ہوئے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 386)

## بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے

یہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا کہ ان بعض الظن اثم (الحجرات:13)(-) میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرے۔ تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ بہت خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خطاکاروں کو معاف کر دے گا اور نیکوکاروں کو عذاب دے گا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں۔ بالکل ضائع کر دینا اور بیسود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی اور ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لیے تم اس سے بچو اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 246)

## جھگڑوں کی بنیاد بدظنی ہوتی ہے

ہاں آپس میں جو ایک فرقہ میں ہوں تو لڑائی جھگڑا کی زیادہ تر بنیاد بدظنی ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ دوزخ میں دو تہائی آدمی بدظنی کی وجہ سے داخل ہوں گے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں لوگوں سے پوچھوں گا کہ اگر تم مجھ پر بدظنی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کرتے تو اس کے احکام پر کیوں نہ چلتے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ پر بدظنی کی اور کفر اختیار کیا۔ اور بعض تو خدا کے وجود تک کے منکر ہو گئے۔ تمام فسادوں اور لڑائیوں کی وجہ یہی بدظنی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 33)

## بری بلا

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق۔ رحم۔ رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ۔ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا، تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ غرض اگر کوئی ہمارے اس سلسلہ کا جو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا۔ انکار کرے تو ہم کو افسوس ہوتا ہے کہ ہائے! ایک روح ہلاکت کے دروازہ کی زنجیر کھٹکھٹاتی ہے اور یہ سلسلہ ایسا روشن ہے کہ اگر کوئی شخص مستعد دل لے کر دو گھنٹہ بھی ہماری باتوں کو سنے، تو وہ حق کو پالے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 42)

## بدظنی کا نتیجہ

سارے گناہوں کی جڑ بدظنی ہے۔ لکھا ہے کہ جب کافر لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے انہیں کہا جائے گا کہ یہ تمہاری بدظنی کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا رسول تمہارے پاس آیا۔ اس نے تمہیں نیکی کی بات سکھائی۔ توبہ اور استغفار کا سبق دیا پر تم نے اس کی مخالفت کی۔ اور اس خدا پر بدظنی کر کے کہا کہ تجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوتا۔ تو سب باتیں اپنے پاس سے بنا کر کہتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 40)

## خدا پر بدظنی

فساد اس سے شروع ہوتا کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 375)

## نیک ظن کی برکات

اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت برے برے خیالات کرنے لگتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لئے اول ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے۔ کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور انس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ، بغض، حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 214)

## سوءِ ظن کرنا اچھا نہیں

دوسرے کے باطن میں ہم تصرف نہیں کر سکتے اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے۔ انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے اور پھر آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے۔ کتابوں میں میں نے ایک قصہ پڑھا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تھے انہوں نے ایک دفعہ عہد کیا کہ میں اپنے آپ کو کسی سے اچھا نہ سمجھوں گا ایک دفعہ دریا کے کنارے پہنچے (دیکھا) کہ ایک شخص ایک جوان عورت کے ساتھ کنارے پر بیٹھا روٹیاں کھا رہا ہے اور ایک بوتل پاس ہے اس میں سے گلاس بھر بھر کر پی رہا ہے ان کو دور سے دیکھ کر اس نے کہا میں نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا نہ خیال کروں۔ مگر ان دونوں سے تو میں اچھا ہی ہوں۔ اتنے میں زور سے ہوا چلی دریا میں طوفان آیا۔ ایک کشتی آ رہی تھی وہ غرق ہو گئی وہ مرد جو کہ عورت کے ساتھ روٹی کھا رہا تھا اٹھا اور غوطہ لگا کر چھ آدمیوں کو نکال لایا ان کی جان بچ گئی پھر اس نے بزرگ کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اپنے آپ کو مجھ سے اچھا خیال کرتے ہو۔ میں نے تو چھ کی جان بچائی ہے اب ایک باقی ہے اسے تم نکالو۔ یہ سن کر وہ بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تم نے یہ میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا اور یہ معاملہ کیا ہے؟ تب اس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل میں اسی دریا کا پانی ہے شراب نہیں ہے اور یہ عورت میری ماں ہے اور میں ایک ہی اس کی اولاد ہوں۔ قویٰ اس کے بڑے مضبوط ہیں اس لئے جوان نظر آتی ہے۔ خدا نے مجھے مامور کیا تھا کہ میں اسی طرح کروں تا کہ تجھے سبق حاصل ہو۔

پھر فرمایا کہ:

خضر کا قصہ بھی اسی بناء پر معلوم ہوتا ہے سوء ظن جلدی سے کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے اس نے بہت سی قوموں کو تباہ کر دیا کہ انہوں نے انبیاء اور ان کے اہل بیت پر بدظنیاں کیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 214)

## جنون کے اسباب

دو قوتیں انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہیں۔ ایک بدظنی اور ایک غضب جب کہ افراط تک پہنچ جاویں۔ ایک شخص کا حال سنا کہ وہ نماز پڑھا کرتا تھا کہ اول ابتداء جنون کی اس طرح سے شروع ہوئی کہ اسے نماز کی نیت کرنے میں شبہ پیدا ہونے لگا اور جب پیچھے اس امام کے کہا کرے کہ تو امام کی طرف انگلی اٹھا دیا کرے۔ پھر اس کی تسلی اس سے نہ ہوتی تو امام کے جسم کو ہاتھ لگا کر کہا کرے کہ "پیچھے اس امام کے" پھر اور ترقی ہوئی تو ایک دن امام کو دھکا دے کر کہا "پیچھے اس امام کے"۔

پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے سوائے راستبازوں کے باقی جس قدر لوگ دنیا میں ہوتے ہیں ہر ایک کچھ نہ کچھ حصہ جنون کا ضرور رکھتا ہے۔ جس قدر قویٰ ان کے ہوتے ہیں ان میں ضرور افراط تفریط ہوتی ہے اور اس سے جنون ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 404)

# محترم سردار خان صاحب آف لہڑی

محترم صوبیدار (ریٹائرڈ) راجہ محمد مرزا خان صاحب

جنگ عظیم دوم زوروں پر تھی میں اور مکرم سردار خان صاحب ملک اٹلی میں ایک جنگی ہسپتال میں تھے۔ اتفاقاً مجھے ایک آدمی کے پاس سے حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیف کردہ کتاب "کشتی نوح" مل گئی میں نے کتاب پڑھنی شروع کی تو اس میں جو کچھ لکھا تھا۔ اس کو بالکل سچ اور حق پایا۔ پھر میں نے "کشتی نوح" مکرم سردار خان صاحب کو دی۔ ہم دونوں اس سے قبل احمدیت سے بالکل بے خبر اور ناآشنا تھے۔ میں نے تو جو کچھ کتاب میں لکھا تھا اس سے اس قدر متاثر ہوا کہ فوراً تحریری بیعت کر لی اور مکرم سردار خان صاحب نے بھی کچھ ماہ بعد تحریری بیعت کر لی۔

مکرم سردار خان صاحب 1923ء میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم تھی۔ 1942ء میں جنگ عظیم کے دوران آرمی میڈیکل کور (A.M.C) میں بھرتی ہو گئے۔ مصر، لیبیا اور اٹلی میں چار سال تک ملک سے باہر رہے۔ آپ کی قوم منگوال تھی۔ گاؤں لہڑی راجگان جو راولپنڈی کی تحصیل کہوٹہ میں واقع ہے۔ جنگ عظیم دوم کے بعد واپس ملک آ کر آپ نے شادی کی لیکن رشتہ داروں اور گاؤں کے لوگوں کو جب آپ کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو آپ کو بہت تنگ کیا گیا بیوی بھی آپ کو چھوڑ کر اپنے والدین کے پاس چلی گئی۔ آپ وہاں سے کسی طرح بچ بچا کر کچھ عرصہ کے لئے ربوہ آ گئے۔

آپ نہایت ہی شریف النفس، ہر دل عزیز اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ آپ نے سروس کے دوران ہی وصیت کر لی تھی۔ ارکان دین کے پابند تھے۔ آپ 1967ء میں نائب صوبیدار کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے اور گاؤں میں میڈیکل پریکٹس کرتے رہے اور خوب نیک نامی سے سرفراز ہوئے۔

1971ء کی جنگ کے دوران آپ کو دوبارہ نوکری پر بلا لیا گیا اور آپ کو صوبیدار کے عہدے پر ترقی دی گئی۔

آپ یکم جنوری 1998ء کے دن بیمار ہوئے دو دن کہوٹہ ہسپتال میں زیر علاج رہے لیکن افاقہ نہ ہوا پھر آپ کو سی ایم ایچ راولپنڈی میں داخل کرا دیا گیا دن بدن کمزوری زیادہ ہوتی گئی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا تھا آپ 15 فروری 1998ء کے دن وفات پا گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ موصی تھے آپ کے بیٹے آپ کا جنازہ ربوہ لے آئے اور دوسرے دن بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

میڈیکل رپورٹ کے مطابق جگر کی خرابی کی وجہ سے آپ کی وفات ہوئی۔ آپ متواتر دس سال تک جماعت احمدیہ کہوٹہ کے صدر رہے اور تاوفات صدر رہی تھے۔

آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے ہیں۔ بیٹے سب شادی شدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سب مخلص احمدی ہیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

(1)۔ مشتاق احمد صاحب جو اس وقت جامعہ احمدیہ کی لائبریری میں کام کرتے ہیں اور فوجی پنشنر ہیں۔
(2) الطاف حسین صاحب یہ بیرون ملک کام کرتے ہیں۔
(3) افتخار احمد صاحب۔
(4) مبارک احمد صاحب۔
(5) محمود احمد صاحب سرجیل۔

آخر میں میری قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے درد دل سے اس فدائی نہایت مخلص مرحوم بھائی کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین۔

چند ہی دن کی جدائی ہے یہ مانا لیکن
بدمزہ ہو گئے یہ دن بخدا تیرے بعد!
یہ دعا ہے کہ جدا ہو کے بھی خدمت میں رہوں
زندگی میری رہے وقفِ دعا تیرے بعد!
(درعدن)

# لعلِ تاباں

## اللہ کے لئے ہو جاؤ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں، تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو مجھے گمراہی سے بچا۔ تو زندہ ہے۔ تیرے سوا کسی کو بقا نہیں، جن و انس سب کیلئے فنا مقدر ہے۔ (مسلم کتاب الذکر)

## جب ریاکاری چھوڑ دی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ وہ لوگوں کی نظر میں بڑا قابل اعتماد بنے اور لوگ اسے نمازی اور روزہ دار اور بڑا پاکباز کہیں اور اسی نیت سے وہ نماز لوگوں کے سامنے پڑھتا اور نیکی کے کام کرتا تھا مگر وہ جس گلی میں جاتا اور جدھر اس کا گذر ہوتا تھا لوگ اسے کہتے تھے کہ یہ دیکھو کہ یہ شخص بڑا ریاکار ہے اور اپنے آپ کو لوگوں میں نیک مشہور کرنا چاہتا ہے۔ پھر آخرکار اس کے دل میں ایک دن خیال آیا کہ میں کیوں اپنی عاقبت کو برباد کرتا ہوں خدا جانے کس دن مرجاؤں گا کیوں اس لعنت کو اپنے لئے تیار کر رہا ہوں میں نے خدا کی نماز ایک دفعہ بھی نہ پڑھی۔ اس نے صاف دل ہو کر پورے صدق و صفا اور سچے دل سے توبہ کی اور اس وقت سے نیت کر لی کہ میں سارے نیک اعمال لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کیا کروں گا اور کبھی کسی کے سامنے نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا کرنا شروع کر دیا اور یہ پاک تبدیلی اس میں بھر گئی۔ نہ صرف زبان تک ہی محدود رہی۔ پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بظاہر ایسا بنا لیا۔ کہ تارک صوم و صلوٰۃ ہے اور گندہ اور خراب آدمی ہے مگر اندرونی طور پر پوشیدہ اور نیک اعمال بجالاتا تھا۔ پھر وہ جدھر جاتا اور جدھر اس کا گذر ہوتا تھا لوگ اور لڑکے اسے کہتے تھے کہ دیکھو یہ شخص بڑا نیک اور پارسا ہے یہ خدا کا پیارا اور اس کا برگزیدہ ہے۔

غرض اس سے یہ ہے کہ قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں وہ اپنے صدق و صفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔ ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کے لئے اظہار بھی کیا کرتے ہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم ص 249-250)

## دعوت الی اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

جہاں تک میرے دل کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے زیادہ پیارا اور اس سے زیادہ عزیز نذرانہ میرے لئے اور کوئی نہیں ہوگا کہ احمدی خواہ مرد ہو یا عورت۔ بچہ ہو یا بوڑھا مجھے دعا کے ساتھ یہ لکھے کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان لوگوں میں داخل ہو گیا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔ جن کا عمل صالح ہے۔" (از کتاب دعوت الی اللہ)

## داخلہ کی اجازت

حضرت مولوی الیاس خان صاحب کی بیٹی جمیلہ بیگم دینی معاملات میں بہت نڈر اور مستحکم تھیں۔ ان کا معمول تھا کہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے خاوند محمد ہاشم خان سے پوچھتیں۔ کیا تم نے تنخواہ لی ہے؟ کیا تم نے چندہ ادا کیا ہے؟ جب ہاں میں جواب ملتا. تو پھر تسلی ہوتی۔ مکرم میر حمید اللہ صاحب مرحوم برج انسپکٹر ریلویز نے ایک واقعہ بتایا کہ ایک دن سردیوں کی رات کو بہت دیر سے محمد ہاشم خاں دو تین میل کا فاصلہ طے کر کے ریلوے ڈاک بنگلہ جو ایک پہاڑی پر تھا. سبی بلوچستان میں میرے پاس آئے۔ میں نے اتنی دیر سے آنے کی وجہ دریافت کی. تو محمد ہاشم خان نے بتلایا کہ یہ لیں چندہ. اور مجھے رسید دیں۔ بغیر رسید کے مجھے گھر میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ واقعہ اس طرح سے ہے کہ محمد ہاشم نے تنخواہ لی اور شام کو سیدھے گھر چلے آئے۔ تو جمیلہ بیگم نے پوچھا کیا تم نے چندہ داخل کر دیا ہے؟ تو اس نے کہا خیر ہے۔ کل ادا کر دوں گا۔ اب دیر ہو گئی ہے۔ میر صاحب دور ہیں۔ جمیلہ نے کہا کہ آپ ابھی جائیں او چندہ ادا کر کے آئیں۔ اس وقت تک میں کھانا تیار کر لوں گی۔ ہاشم خان نے چندہ ادا کیا. تو گھر جانے کی اجازت ملی۔

(حیات الیاس ص 77)

## مفلح کے معنیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

مفلح کے یہ معنی نہیں کہ کوئی مادی چیز مل جائے۔ بلکہ جس مقصد کو لے کر کھڑا ہو. اس میں کامیاب ہونے والا مفلح ہے۔ دیکھو حضرت امام حسینؓ مارے گئے اور بادشاہ نہ بن سکے۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ ناکام رہے. ہرگز نہیں۔ وہ کامیاب ہو گئے اور مفلح بن گئے۔ کیونکہ جس مقصد کو لے کر وہ کھڑے ہوئے تھے. اس میں کامیاب ہو گئے۔ ان کے سامنے یہ مقصد تھا کہ رسول کریم ﷺ کی نیابت کے بعض حقوق ایسے ہیں کہ جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوں. انہیں پھر وہ چھوڑ نہیں سکتا۔ اس میں ان کو کامیابی حاصل ہو گئی۔ ان کی شہادت کا یہ نتیجہ ہوا کہ گو بعد میں خلفاء ہوئے مگر ان کو خلفاء راشدین نہیں کہا گیا۔ کیونکہ حضرت امام حسین کی قربانی نے بتا دیا کہ خلافت بعض شرائط سے وابستہ ہے۔ یہ نہیں کہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت آ جائے وہ خلیفہ بن جائے۔ اس طرح دین کو بہت بڑی تباہی اور بربادی سے بچا لیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو یزید کے سے انسان کے اقوال اور افعال پیش کر کے کہا جاتا یہ اسلام کے خلفاء کی باتیں ہیں۔ اور اس طرح دین میں رخنہ اندازی کی جاتی۔

پس اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والا مفلح ہوتا ہے. خواہ ایک شہادت چھوڑ سو شہادتیں اسے حاصل ہوں۔ (انوار العلوم جلد 10 ص 527)

## کفایت شعاری کا نمونہ

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بہت کفایت شعار اور قانع بزرگ تھے۔ اپنی اس کیفیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اسی کی بدولت میں بچوں کو بیس روپے کی تنخواہ پر پالتا رہا اور تعلیم دلاتا رہا اور باہر کی نوکری پر قادیان کی نیک صحبت کو ترجیح دیتا رہا...... گھر میں دو ٹوٹی پھوٹی کرسیاں تھیں اور صرف ایک لوٹا تھا تین سال سے کوئی بوٹ نہیں لیا۔ صرف ربڑ کے سلیپر پر گزارہ کیا۔ چار سال سے مکان کی سفیدی نہیں کرا سکا۔ کبھی جرابیں نہیں خریدیں۔ گھر میں صرف ایک تولیہ ہے جو مہمانوں کے لئے ہے۔ سن لائٹ صابن کبھی کبھی منگواتے ورنہ کپڑے دھونے والا صابن ہی استعمال ہوتا۔

(ماہنامہ خالد فروری 89 ص 135)

## امانت داری

میاں محمد بشیر صاحب (فیصل آباد) پوسٹ ماسٹر تھے۔ ایک بار مغرب تک گھر نہ آئے۔ دفتر جا کر پتہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک پائی کہیں سے زائد آ گئی ہے جب تک اس کا حساب نہ ملے دفتر کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔

آخر آدھی رات کے وقت اس پائی کا سراغ لگایا اور خوشی خوشی گھر آئے۔

اس وقت پائی کا سکہ رائج تھا۔ اور ایک آنے کی بارہ پائیاں آتی تھیں۔

(روزنامہ الفضل یکم اکتوبر 1990ء)

## کلام محمود

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
توحید کی ہو لب پر شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

## میں نے حقہ نوشی ترک کر دی

حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب نے 1909ء میں ایک جلسہ میں احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ فرماتے ہیں:

جلسہ کے بعد ہم لوگ بیٹھ گئے اور حقہ کا دور چل پڑا۔ اس وقت تک میں حقہ پیا کرتا تھا میں نے ایک احمدی سے دریافت کیا کہ حقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود کا کیا خیال ہے انہوں نے بتایا کہ حضور نے اسے حرام تو نہیں ٹھہرایا لیکن حضور اس کو پسند نہیں فرماتے تھے میرے دل نے اسی وقت یہ فتویٰ دیا کہ جس چیز کو امام مہدی نے ناپسند کیا اسے ترک کر دینا چاہئے۔

چنانچہ اس مجلس میں بھی اس کے بعد میں نے حقہ پینے سے پرہیز کیا اور گھر پر لوٹ کر کسی کو نہ بتایا کہ میں نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ حتیٰ کہ اس ارادے پر کوئی پچاس ایک گھنٹے گزر گئے مجھے حقہ نوشی کی عادت ترک کرنے میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ بجز اس کے کہ کبھی سفر کے دوران میں جب دوسرے ہم سفر لوگ سگریٹ نوشی کرتے تو میرے دل میں بھی اس کی تحریک ہوتی۔ لیکن یہ عارضی کشش تھی۔ جس کا مقابلہ میرا نفس آسانی کے ساتھ کر لیتا تھا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 26- اپریل 2001ء)

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 33441** میں رفیق احمد ولد غلام محمد صاحب قوم جٹ ہنجرا پیشہ کاروبار عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2001-4-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ نقد رقم 55 ہزار روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 5 مرلہ ترکہ از والد مرحوم 40000 روپے۔ 3۔ اسٹال مالیتی 10000 روپے اور سائیکل مالیتی 2000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی ایک لاکھ سات ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رفیق احمد ساکن احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر محمد منیر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر2 منور رفیق پسر موصی

**مسل نمبر 33442** میں نصرت جہاں زوجہ محمد امین ڈار قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ نیا آرہ کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2001-1-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر زمہ خاوند محترم 500 صد روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی آٹھ تولہ مالیتی 48000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی 48500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت جہاں زوجہ محمد امین ڈار کھاریاں ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 محمد مقصود احمد منیب مربی سلسلہ وصیت نمبر 27643 گواہ شد نمبر2 سلطان احمد مربی سلسلہ پسر موصیہ وصیت نمبر 28660

**مسل نمبر 33443** میں نصرت بیگم زوجہ محمود احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیلی مارکیٹ جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ 500 روپے اور زیورات طلائی وزنی 8 تولہ مالیتی 40800 روپے کل جائیداد مالیتی 413000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت بیگم 394 چنیلی مارکیٹ جھنگ صدر گواہ شد نمبر1 محمود احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 بشیر الدین احمد محلہ بیرانوالہ جھنگ صدر

**مسل نمبر 33444** میں عبدالمجید خان ولد عبدالوحید خان صاحب قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 497 ج۔ب ضلع جھنگ حال شورکوٹ کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2001-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان واقع شورکوٹ کینٹ مالیتی 200000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 1475 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالمجید خان W/1 قادری محلہ شورکوٹ کینٹ گواہ شد نمبر1 احسان الحق ولد غلام اللہ صاحب چک نمبر 497 ج۔ب ضلع جھنگ گواہ شد نمبر2 محمد آصف قمر صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ کینٹ

**مسل نمبر 33445** میں عبدالوحید خان ولد عبدالمنان خان صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر 73 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 497 ج ب ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2001-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/5 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 25 ایکڑ مالیتی 25 لاکھ روپے 2۔ رہائشی مکان برقبہ چار مرلہ مالیتی ایک لاکھ روپے 3۔ مویشی آٹھ عدد مالیتی ایک لاکھ روپے 4۔ پلاٹ برقبہ بیس مرلہ + پلاٹ برقبہ ساڑھے تین مرلہ مالیتی دو لاکھ روپے۔ کل جائیداد مالیتی 2900000 روپے یہ تمام جائیداد چک نمبر 497494 ج۔ب میں واقع ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 40000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالوحید خان چک نمبر 497 ج ب P/O خاص ضلع جھنگ گواہ شد نمبر1 احسان الحق ولد غلام اللہ صاحب چک نمبر 497 ج ب ضلع جھنگ گواہ شد نمبر2 عبدالمجید خاں مسل نمبر 33444

**مسل نمبر 33446** میں محمد صدیق ولد کرم عالم دین صاحب قوم تصمیم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 68 سال بیعت 1939 ساکن چک نمبر 194R,B لاٹھیانوالہ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-5-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین آباد پانچ ایکڑ مالیتی پندرہ لاکھ روپے از ترکہ والد مرحوم اس وقت مجھے مبلغ 35000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد صدیق ساکن چک نمبر 194 R.B لاٹھیانوالہ P/O خاص ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 طاہر احمد وصیت نمبر 29597 گواہ شد نمبر 2 میاں قمر احمد مربی سلسلہ

**مسل نمبر 33447** میں شریفاں بیگم بیوہ چوہدری عبدالخالق صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت 1946 ساکن چک نمبر 276 رب گوکھووال ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2001-3-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ از خاوند مرحوم زرعی زمین سات کنال واقع چک نمبر 276 رب گوکھووال ضلع فیصل آباد 87500 روپے۔ 2۔ ترکہ از خاوند مرحوم مکان مالیتی پچاس ہزار روپے کا 1/8 حصہ چھ ہزار دو سو پچاس روپے۔ 3۔ زیورات طلائی وزنی.... مالیتی چار ہزار روپے۔ کل جائیداد مالیتی 97750 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت پسران کے مل رہے ہیں۔ اور مبلغ دو ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شریفاں بیگم بیوہ چوہدری عبدالخالق صاحب چک نمبر 276 رب گوکھووال ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 محمد اکبر ولد اللہ دتہ چک نمبر 276 گوکھووال ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر2 بشیر احمد ولد محمد دین مرحوم چک نمبر 276 رب گوکھووال ضلع فیصل آباد۔

# اطلاعات و اعلانات

## نکاح

مکرم ملک مبشر ندیم صاحب مقیم لندن ابن ملک مبارک احمد خان صاحب ساکن B-42 اٹک شہر کا نکاح ہمراہ مکرمہ منورہ سلطانہ شاہ صاحبہ بنت سید منصور احمد شاہ صاحب لندن بعوض مہر نو ہزار پونڈز 20 مئی 2001ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل لندن میں پڑھا اور 21 مئی 2001ء 8 بجے شام تقریب رخصتی پر بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی مورخہ 27 مئی 2001ء کو ملک ناصر احمد خان نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ تقریب کے اختتام پر مکرم محترم امیر صاحب یو کے محترم رفیق حیات صاحب نے دعا کروائی۔ مکرم ملک مبشر ندیم صاحب مکرم ملک نور خان صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور مکرمہ منورہ سلطانہ شاہ صاحبہ حضرت ملک سیف الرحمن صاحب مرحوم مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ و سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

## ولادت

مکرم عدیل احمد طاہر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13 جون 2001ء کو اپنے فضل سے ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "منیب احمد طاہر" تجویز فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم عزیز احمد طاہر آف جرمنی کا پوتا اور مکرم چوہدری صداقت حیات صاحب آف دارالرحمت وسطی کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک خادم دین ہونے اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

## تقریب شادی

مکرم انور احمد مبشر صاحب صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔ میرے بھائی مکرم نعیم احمد صاحب کی تقریب شادی مورخہ 20 اپریل 2001ء کو منعقد ہوئی۔ اسی روز ان کا نکاح مکرم منور حسین صاحب نے ہمراہ عزیزہ آسیہ بانو صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالرشید صاحب موضع کھرپا ضلع سیالکوٹ بعوض مہر دس ہزار روپے پڑھا۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

**عطیہ خون۔ خدمت بھی عبادت بھی**

## ولادت

محترم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب دارالنصر ربوہ لکھتے ہیں "خاکسار کے بھانجے عزیزم مرزا خلیق احمد لندن ابن مکرم مرزا رفیق احمد صاحب مرحوم اور کاشفہ سلمہا بنت مکرم عبدالعزیز صاحب بنگوی لندن کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے کے بعد جڑواں بیٹیوں سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بچوں کے نام امتہ النور سلمہا اور امتہ الصبور سلمہا عطا فرمائے ہیں۔ دونوں نومولود مکرم مرزا گل محمد صاحب مرحوم رئیس قادیان کی پوتیاں اور مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم کی پڑنواسیاں ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ بچیوں کی صحت و سلامتی نیک قسمت باعمر سعادت مند اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کریں۔

## ضروری گزارش

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گذشتہ دو، تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بامد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

## اعلان داخلہ

کراچی یونیورسٹی نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کردیا ہے۔

(1) ماسٹرز ان ایڈمنسٹریٹو سائنس
(2) پی جی ڈی پی اے (PGDPA)
(3) پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان انوائرمنٹل سائنس

کورس (1) اور (2) کے لئے داخلہ فارم جمع کرانے کی تاریخ 2 جولائی ہے جبکہ کورس (3) کے لئے 10 جولائی ہے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 24 جون 2001ء

(نظارت تعلیم)

# عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

### مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال

مقبوضہ کشمیر کے علاقے بارہ مولا میں بھارت کے خلاف شدید احتجاجی مظاہرے شروع ہوگئے ہیں۔ یہ مظاہرے اس وقت شروع ہوئے جب بھارتی فوجیوں نے ایک بیوہ کے گھر میں زبردستی داخل ہو کر اس کی بیٹیوں کی بے حرمتی کی۔ اس سے ہزاروں افراد سڑکوں پر جمع ہوگئے۔ مظاہرین نے ٹائر جلائے اور بھارت کے خلاف اور آزادی کے حق میں نعرے لگائے۔

### روس کا مستقبل مغرب سے وابستہ ہے

امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ روسی صدر پیوٹن نے امریکہ کے میزائل ڈیفنس منصوبے کے بارے میں دونوں ممالک کے وزرائے دفاع کے درمیان ون ٹو ون ملاقات سے اتفاق کیا ہے۔ وال سٹریٹ جرنل سے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا 16 جون کی ملاقات میں پیوٹن نے کسی ہچکچاہٹ کے بغیر وزرائے دفاع کے درمیان بات چیت پر آمادگی ظاہر کردی تھی۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے محسوس کیا ہے کہ صدر پیوٹن امریکہ کے ساتھ تعلقات بنانا چاہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ جو میزائل امریکہ کے لئے خطرہ ہیں وہ روس کے لئے بھی خطرہ ہیں۔ اور وہ اس حقیقت کو بھی سمجھتے ہیں کہ روس کا مستقبل مغرب سے وابستہ ہے۔

### چینی تنصیبات کو نشانہ بنانے کی تیاریاں

ایک اخباری اطلاع کے مطابق تائیوان خفیہ طور پر ایسے کروز میزائل کی تیاری میں مصروف ہے جو چین کی بیشتر فوجی تنصیبات کو نشانہ بنانے کے لئے استعمال ہوسکتا ہے۔ مختلف تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ یہ میزائل سینکڑوں میل تک مار کرسکتا ہے تاہم تائیوان کے ماہرین اس کی رینج ایک ہزار کلومیٹر تک بڑھائے جانے کی امید رکھتے ہیں۔

### بنگالی آبادکاروں اور قبائلیوں میں تصادم

بنگلہ دیش کے ضلع چٹاگانگ میں بنگالی بولنے والے آبادکاروں اور قبائلیوں میں تصادم کے نتیجے میں چالیس افراد زخمی ہوگئے۔ اگرچہ حالات معمول پر آچکے ہیں مگر اب بھی سیکیورٹی فورسز کے جوان رام گڑھ کے علاقے میں مسلسل گشت کررہے ہیں۔ حکام نے بتایا ہے کہ کشیدگی کو ختم کرنے اور ان قبائلیوں کو دوبارہ آباد کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں جن کے مکانات جلا دیئے گئے تھے۔

### سرنکوٹ میں بھارتی بکتر بند گاڑی تباہ

مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپوں میں 22 بھارتی فوجی ہلاک اور چھ مجاہد شہید ہوگئے۔ اس کے علاوہ سرنکوٹ کے علاقہ میں بھارتی بکتر بند گاڑی تباہ ہوگئی۔

### واحد اسلامی دینی سکول بند کرنے کا حکم

ترکمانستان کے صدر نیازوف نے سابق روسی دور میں قائم واحد اسلامی دینی سکول کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ سرکاری اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ صدر نے کہا ہے ہم اسلامی تعلیم کے خلاف نہیں۔ لیکن ملک میں ایسے سکولوں کی ضرورت نہیں۔

### امریکہ روس سے مشورہ ضرور کرتا

روسی وزیر دفاع سرجی ایانوف نے کہا ہے کہ شاید امریکہ اپنے میزائل ڈیفنس پلان میں پیشرفت نہیں کرے گا۔ کیونکہ اگر اس نے فیصلے پر عملدرآمد کرنا ہوتا تو وہ اس نظام کے بارے میں روس سے مشورہ نہ کرتا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خیال میں یہ امریکہ کا ایسا فیصلہ نہیں جسے منسوخ نہ کیا جاسکتا ہو۔

### صدر واحد کا محاسبہ یقینی ہے

محاسبے سے بچنے کے بارے میں انڈونیشیا کے صدر واحد کی آخری امید بھی ختم ہوگئی ہے قومی اسمبلی کے سپیکر امین رئیس نے اس بات کی تردید کی ہے کہ انہوں نے صدر واحد سے ملاقات کی درخواست کی ہے۔ واضح رہے کہ صدر واحد نے ایک بیان میں کہا تھا کہ آسٹریلیا میں امین رئیس سے ان کی ملاقات کا امکان ہے۔

### میزائلوں پر ایٹمی ہتھیار نصب کرنے کی دھمکی

روس کے وزیر دفاع نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ اپنے اینٹی میزائل شیلڈ پروگرام پر پیشرفت سے باز رہے ورنہ وہ اپنے میزائلوں پر ملٹی وار ہیڈ سسٹم نصب کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا روس امریکی دفاع نظام کی مخالفت کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے دوسرے ممالک میں بھی ایسا کرنے کا رجحان پیدا ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی اقدام سے اینٹی بلاسٹک میزائل معاہدے کے نفاذ کو شدید دھچکا لگا ہے۔ جبکہ اس سلسلہ میں امریکہ کا موقف یہ ہے کہ وہ یہ نظام چند ریاستوں سے بچاؤ کی تدبیر کے طور پر کر رہا ہے۔

### بھارت، روس اور ایران دور رہیں

افغانستان کی طالبان حکومت نے بھارت، ایران اور روس پر شمالی اتحاد کی فوجی اور مالی مدد کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ غیر ملکی عمل دخل بند کرائے بغیر افغان مسئلہ کا پرامن حل سامنے نہیں آسکتا۔ تینوں ملک شمالی اتحاد کی فوجی امداد کر رہے ہیں۔ عالمی برادری غیر ملکی مداخلت بند کرائے۔

### الخلیل کی ناکہ بندی کے بعد کرفیو

اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان 13 روز پہلے امریکہ کی کوششوں سے طے پانے والی جنگ بندی کے باوجود فریقین کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ مغربی کنارے کے قصبے الخلیل میں فلسطینیوں اور اسرائیلی فوجیوں کے درمیان ایک جھڑپ میں کئی افراد زخمی ہوگئے۔ اور اسرائیل نے جھڑپ کے بعد علاقے کو سیل کرکے کرفیو لگا دیا ہے۔ اور فلسطینیوں کے گھروں سے باہر نکلنے پر پابندی لگادی ہے۔

**آنکھوں کا عطیہ دینا صدقہ جاریہ ہے**

# ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 27 جون- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 25 زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 28- جون غروب آفتاب: 7-20
☆ جمعہ 29- جون طلوع فجر: 3-23
☆ جمعہ 29- جون طلوع آفتاب: 5.03

## عدم اعتماد ایک رات میں ختم نہیں ہوسکتا

صدر و چیف ایگزیکٹو نے کہا ہے کہ آئندہ ماہ ہونے والے پاک بھارت سربراہ مذاکرات کا ایجنڈا اوپن ہوگا بھارت کی طرف سے پہلی بار مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لئے سنجیدہ ردعمل سامنے آیا ہے- تاہم نصف صدی پرانے پیچیدہ مسئلے کے ایک رات میں حل کی توقع نہیں رکھی جانی چاہئے البتہ امن کی طرف اہم پیشرفت کا آغاز ہو چکا ہے- اس بات کا اعلان جنرل مشرف اور قومی اخبارات کے مدیروں کے درمیان اسلام آباد میں ہونے والی ملاقات کے بعد سرکاری طور پر جاری کی گئیں تفصیلات میں کیا گیا-

## اے آر ڈی نے حکومتی کانفرنس کا بائیکاٹ کردیا

اتحاد برائے بحالی جمہوریت اے آر ڈی نے صدر وچیف ایگزیکٹو جنرل مشرف کی جانب سے بلائی جانے والی کل جماعتی کانفرنس کے بائیکاٹ کا اعلان کردیا ہے- نیشنل عوامی پارٹی کے رہنماؤں کے اس مؤقف پر اصرار کے بعد کہ کشمیر پر بھارت سے مذاکرات قومی معاملہ ہے لہذا اے آر ڈی کو کل جماعتی کانفرنس میں جانا چاہئے- بائیکاٹ کا متفقہ فیصلہ نہ ہوسکا- تاہم باقی تمام شریک جماعتوں نے اے این پی کا موقف مسترد کرکے کانفرنس کا بائیکاٹ کردیا- اس اجلاس میں گیارہ جماعتوں کے سربراہوں اور چھ جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی

## مزید سماعت ضروری نہیں' فیصلہ محفوظ

سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس شیخ ریاض احمد' مسٹر جسٹس چوہدری محمد عارف اور مسٹر جسٹس قاضی محمد فاروق پر مشتمل فل بنچ نے 12- اکتوبر 1999ء کے فوجی اقدام کے خلاف اور ملک میں ہمیشہ کے لئے فوج پر سویلین معاملات میں مداخلت کرنے پر پابندی عائد کرنے اور اس کی خلاف ورزی کو سزائے موت کا جرم قرار دینے سے متعلق دائر کیس پر فیصلہ محفوظ کرلیا گیا- یہ کیس پاکستان لائرز فورم نے دائر کیا تھا- درخواست گزار نے اصرار کیا کہ انہیں اپنا موقف پیش کرنا ہے- اس پر بنچ نے کے سربراہ نے کہا اس کیس کی مزید سماعت ضروری نہیں-

## کسی تھرڈ آپشن پر بات نہیں ہوگی

صدر و چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف نے کہا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم سے مذاکرات کے دوران مسئلہ کشمیر کے حل کے بارے میں کسی تھرڈ آپشن پر بات نہیں ہوگی- وہ ایوان صدر میں اپنی جانب سے مسئلہ کشمیر سے متعلق آراء کے حصول کے لئے مدیران سے گفتگو کررہے تھے-

## گورنر پنجاب سے میاں اظہر کی ملاقات

گورنر پنجاب سے گورنر ہاؤس میں مسلم لیگ (ہم خیال) کے صدر میاں محمد اظہر نے ون ٹو ون ملاقات کی جس میں صوبے کی مجموعی سیاسی صورتحال سمیت بلدیاتی انتخابات کے منصفانہ انعقاد امن عامہ کی صورتحال اور ناجائز اسلحہ کی برآمدگی کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ خیال ہوا- گورنر نے ملاقات کے دوران کہا کہ مضبوط و مستحکم جمہوریت کا قیام موجودہ قیادت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے-

## فیڈرل بورڈ کے میٹرک کے نتائج کا اعلان

فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن اسلام آباد نے میٹرک کے سائنس اور جنرل گروپ کے نتائج کا اعلان کردیا- جس میں 48ہزار 2سو23 امیدواروں میں سے 29ہزار ایک سو 41 امیدوار کامیاب ہوئے- بورڈ کا مجموعی طور پر نتیجہ 61 فیصد رہا-

## جسٹس قیوم نے استعفیٰ دے دیا

لاہور ہائی کورٹ کے سینئر جج جسٹس ملک محمد قیوم نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے- فاضل جج نے صدر مملکت جنرل مشرف کو اپنا استعفیٰ بھیج دیا-

## عدالتیں قتل و غارت روک سکتی نہیں نہ بے راہ روی

لاہور ہائی کورٹ نے ایک رٹ درخواست نمٹاتے ہوئے ریمارکس دیئے کہ عورت کے نام پر قتل وغارت شروع سے ہوتی چلی آرہی ہے- عدالتیں نہ تو کسی معاشرہ میں قتل و غارت کو روک سکتی ہیں نہ ہی بے راہ روی کو بس اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دے-

## بیروزگاری کا خاتمہ اور مسائل کا حل

صدر وچیف ایگزیکٹو نے نوجوان صنعت کاروں کے ایک وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ وہ صنعتی عمل کی بحالی اور برآمدات کے فروغ میں اپنا کردار ادا کریں- انہوں نے مزید کہا کہ بیروزگاری کا خاتمہ اور برآمد کنندگان کے مسائل کا حل حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے-

اکسیر بلڈ پریشر
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax: 213966

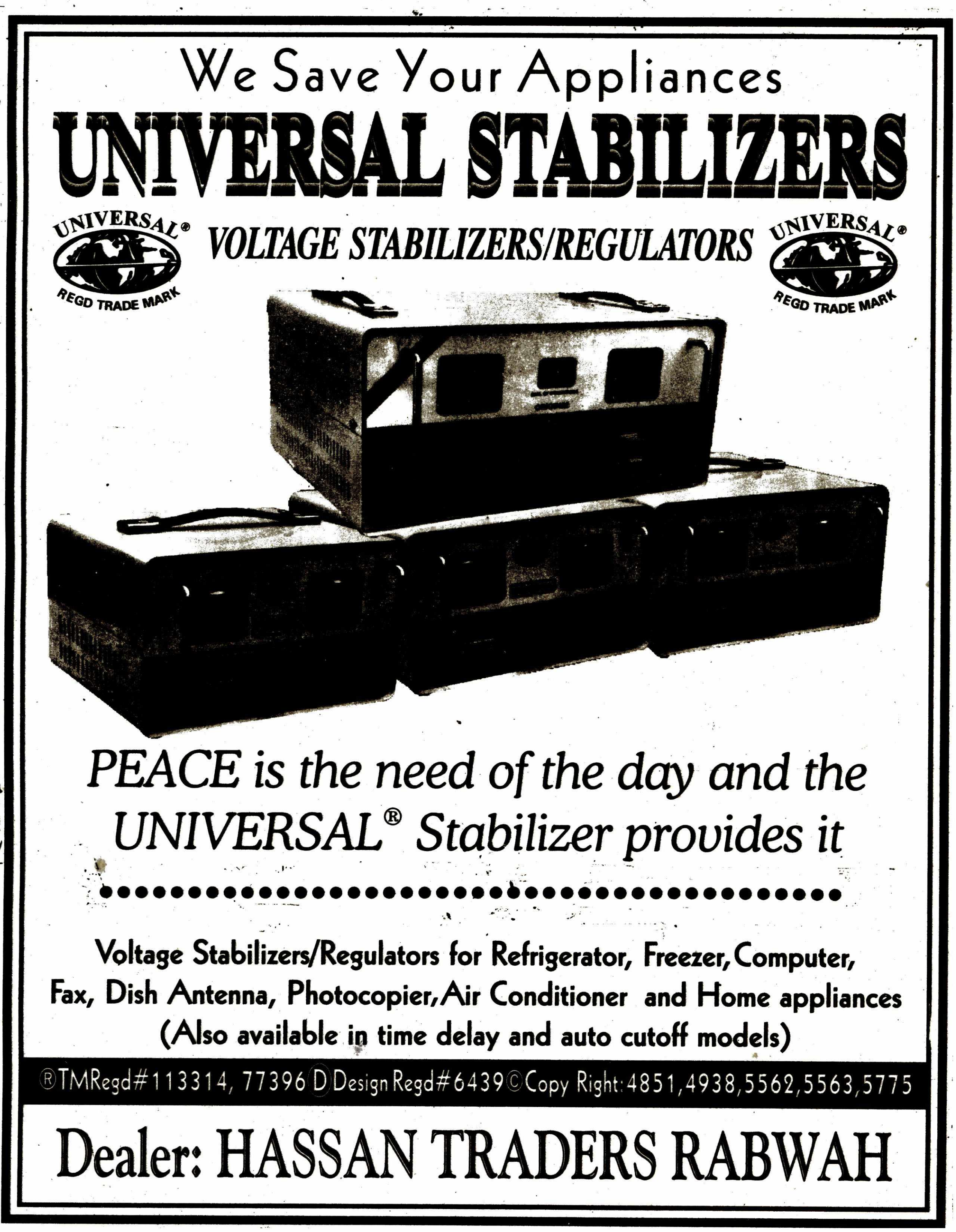


روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61